REGD. No. L 5254

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۷ اگست ۱۱½ بجے قبل دوپہر

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آزاد الجزائری حکومت کی ازسرِ نو تشکیل۔ فرحت عباس الگ کر دیئے گئے

یوسف بن خدّہ نئے وزیر اعظم ہوں گے۔ تین سابق وزیر نئی کابینہ میں شامل نہیں

تونس ۲۸ اگست۔ حکومت آزاد الجزائر نے نئی کابینہ کا اعلان کیا ہے جس میں سید فرحت عباس کی جگہ یوسف بن خدّہ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ نئی کابینہ میں فرحت عباس کا نام شامل نہیں ہے عبوری حکومت کے وزیر اطلاعات مسٹر محمد یزید نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان تبدیلیوں کا فیصلہ الجزائری انقلاب کی قومی کونسل نے کیا ہے۔ وزیر اطلاعات نے بتایا کہ مسٹر قاسم کریم کو جنہوں نے ایویان میں الجزائر اور فرانس کے درمیان مذاکرات میں الجزائری وفد کی قیادت کی تھی۔ نئی کابینہ میں نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر کریم پہلی کابینہ میں نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ تھے نئی کابینہ میں فرانس میں نظر بند محمد بن بیلہ کو بدستور نائب وزیر اعظم رکھا گیا ہے۔ فرانس میں نظر بند ایک اور لیڈر محمد بودیف کو بھی نئی کابینہ میں شامل رکھا گیا ہے۔ سید فرحت عباس کے علاوہ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر احمد فرانسس اور سابق وزیر سماجی و ثقافتی امور مسٹر عبدالحمید کو نئی کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا ہے مسٹر کریم قاسم پر اب وزیر داخلہ کی حیثیت سے الجزائر کی سیاسی سرگرمیوں کی ذمہ داری ہوگی۔

جالندھر اور کپورتھلہ میں جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی

امرتسر ۲۸ اگست۔ ہندوستان کی حکومت نے پنجابی صوبہ کے سلسلہ میں اکالی راہنما ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت سے پیدا شدہ صورتِ حال سے نپٹنے کے لئے جالندھر اور کپورتھلہ میں جلسوں اور مظاہروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت کا کل ۱۳ واں دن تھا۔ ابھی تک سمجھوتے کا کوئی امکان پیدا نہیں ہوا۔ اکالی راہنما سنت فتح سنگھ نے کل دربار صاحب میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکالی خود کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اور پرامن بات چیت کے لئے دروازہ کھلا رہے گا۔ مشرقی پنجاب کے گورنر اور مہاراجہ پٹیالہ دونوں نے کل بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ اور ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا۔ مہاراجہ پٹیالہ نے بھارت کے وزیر داخلہ سے بھی ملاقات کی۔ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ پنجابی صوبہ کے بارے میں اپنے غیر تسلی بخش رویہ کو ترک کر دے۔

جامعہ احمدیہ میں نیا داخلہ

جامعہ احمدیہ انشاء اللہ ۲ ستمبر کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والے امیدواران مورخہ ۳۱-۸-۶۱ کو صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ تاکہ انٹرویو کے بعد ۲ ستمبر کو پڑھائی میں شریک ہو سکیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۸ اگست وقت سات بجے صبح (بذریعہ فون) آج حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ کمزوری ابھی بدستور ہے

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کے لئے اطلاع

اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ ۲ ستمبر کو جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے اختتام کے بعد کھل رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کی نچلی منزل مکمل ہو گئی ہے اور اسی عمارت میں کلاسز لگیں گی ٹھیک ۷ بجے صبح پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ جملہ طلباء بلا استثناء پونے ۷ بجے اسمبلی میں شرکت کریں طلباء کے والدین سے درخواست ہے کہ بچوں کو بروقت بھجوائیں

(پرنسپل)

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ڈاک کا پتہ

بعض احباب نے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ڈاک کا موجودہ پتہ دریافت کیا ہے۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو دوست محترم چوہدری صاحب موصوف کو خط لکھنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

Pakistan House,
8, East 65th Street, New YORK 21.
U.S.A — N.Y.

ایئر لیٹر پر ساٹھ نئے پیسے (یعنی دس آنے) کے ٹکٹ نیز لفافہ پر ایک روپیہ اور پچیس نئے پیسے (یعنی سوا روپیہ) کے ٹکٹ لگانے چاہئیں۔ اس بارہ میں دوست خاص طور پر احتیاط کریں ورنہ خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں مندرجہ ذیل مضامین میں اساتذہ کی ضرورت ہے انگریزی۔ فزکس۔ فلاسفی اور فارسی تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ۔ صرف فرسٹ یا سیکنڈ کلاس حضرات درخواست دیں۔ انٹرویو کے لئے ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء کو تشریف لا دیں۔

(پرنسپل)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۱ء

سورۃ اللھب

قرآن کریم میں سورہ لہب میں ابولہب کا نام آتا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ابولہب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابن عبدالمطلب کا لقب تھا اس کا اصل نام عبدالعزّیٰ تھا مگر چونکہ اس کا رنگ نہایت سرخ تھا۔ اس لئے اس کا نام ابولہب یعنی "شعلہ کا باپ" پڑ گیا۔ قرآن کریم میں سورۂ لہب ایک چھوٹی سی صورت ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۔ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۔ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ

(سورۃ اللھب)

یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں اور اس کا مال ومتاع اور جو کچھ اس نے کمایا کسی کام نہیں آئے گا — وہ شعلوں والی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اس کی بیوی حمالۃ الحطب ہے۔ اس کے گلے میں مونج کی رسی پڑے گی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ عبدالعزّیٰ الملقب بہ ابولہب کے متعلق ہے۔ عبدالعزّیٰ بہت دولتمند تھا اور نہایت ہوشیار اور چالاک آدمی تھا۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا دشمن تھا۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر مکہ کے قبائل کو نام لے کر اکٹھا کیا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ تو یہی شخص تھا جس نے آپؐ کے ارشاد کے بعد کہا کہ تو ہلاک ہو جائے کیا اسی لئے تو نے ہم کو بلایا تھا۔

عبدالعزّیٰ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے دولتمند ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا ہوشیار اور چالاک بھی تھا اگرچہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا تھا۔ اور دل سے آپؐ کا اور اسلام کا بدخواہ تھا۔ مگر اس نے بڑی چالاکی سے اپنے تئیں اس لشکر کے ساتھ جانے سے بچا لیا۔ جس کے ساتھ مسلمانوں کا "بدر" کے مقام پر پہلا معرکہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ابولہب ہی نے کفار مکہ کو اکسایا تھا کہ وہ نکلیں۔ مگر وہ خود بیماری کے بہانے لشکر میں شامل نہ ہوا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی نہ چھوڑا۔ اور سخت بیماری میں مبتلا ہو کر جلد فوت ہو گیا۔

یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کسی دشمن کا نام استعمال نہیں کیا۔ اور اگر کسی کا ذکر کیا بھی ہے تو صرف اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب میں اپنے اس کلیہ قاعدے سے انحراف کیا ہے۔ اگر ہم اس سورۃ کا غور سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابولہب کا نام ایک خاص ٹائپ کے انسانوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ ایسے انسان جو دین کی دشمنی میں سخت شعلہ ناک طبیعت رکھتے ہیں۔ اور آخر اپنے ہی شعلوں میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی وضاحت فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"ابولہب قرآن میں عام ہے۔ نہ خاص مراد وہ شخص ہے جس میں التہاب یا اشتعال کا مادہ ہو۔ اسی طرح حمالۃ الحطب۔ ہیزم کش عورت سے مراد ہے۔ سخن چین جو آگ لگانے والی ہو چغل خور عورت آدمیوں میں شرارت کو بڑھاتی ہے۔ سعدی کہتا ہے ع

سخن چین بدبخت ہیزم کش است"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳ پرچہ ۳ مارچ ۱۸۹۸ء)

تفسیر کا یہ انداز ہے جو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے۔ یہ بھی صحیح ہو سکتا ہے کہ اس سورہ کا اطلاق عبدالعزّیٰ الملقب بہ ابولہب ہو مگر قرآن کریم کو اس شخص کے ساتھ خاص کر دینا اور بس قرآن کریم کی پُرحکمت طرز بیان کے خلاف ہے۔ خاصکر سورہ لہب کے تعلق میں کہ یہ قرآن کریم کی عادت کے خلاف ہے کہ وہ دشمنان دین کے نام لے لے کر عذاب کی خبر دے۔ چندی ایسی شخصیتیں ہیں جن کا نام لیا گیا ہے۔ مثلاً فرعون، قارون اور ہامان کا نام لیا گیا ہے۔ مگر ایسی شخصیتوں کا نام اب ضرب المثل بن چکا ہے۔ گو ان کے ناموں کا اطلاق خاص شخصیتوں پر بھی ہوتا ہو۔ ایسے ناموں کو در اصل بطور انسانوں کے خاص ٹائپ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سورہ ابولہب سے تو صاف طور پر اقبال کے مندرجہ ذیل شعر جو اس نے سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر بالا کے بعد میں لکھا ہے کا نقشہ کھچ جاتا ہے:۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف تفسیر کبیر سے "سورۃ اللھب" کی تفسیر کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جو اس امر پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ اور جس کو پڑھ کر صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ سورۃ اللھب میں دراصل موجودہ زمانہ کے لئے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ فھو ھذا

"اس سورۃ میں آخری زمانہ کا ذکر ہے اور ایک ایسی قوم کا ذکر ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یا اسلام کے خلاف سخت آگ بھڑکائے گی اور بتایا گیا ہے کہ وہ جماعت کوشش کر کے اپنی ہمسایہ قوموں کو اپنے ساتھ ملا لے گی۔ اور وہ اس کے ہاتھ کی مانند ہوں گے۔ یعنی اس کے مددگار ہوں گے ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں دو ہی جتھے ایسے ہیں۔ جو کہ اسلام یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف متحد ہیں۔ ایک جتھہ بعض مغربی طاقتوں پر مشتمل ہے۔ اور ایک جتھہ مشرقی طاقتوں اور ان کے ساتھیوں کا ہے۔ ابولہب سے مراد یہ دونوں جتھے ہیں جو ظاہر میں بھی ابولہب ہیں کیونکہ ان کے رنگ سرخ و سفید ہیں اور باطنی لحاظ سے بھی ابولہب ہیں۔ کیونکہ آگ کی جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تیار کر رہے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی وہ ابولہب ہیں کہ ان میں سے بعض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لٹریچر پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور اسلامی حکومتوں کے خلاف کارروائیاں کرتے رہتے ہیں اور ایک جتھہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خلاف کوشش کر رہا ہے۔ اور دہریت پھیلا رہا ہے یعنی مشرقی جتھہ۔ جس نے بہت بڑی اسلامی حکومتوں کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ مثلاً سمرقند، بخارا اور سنکیانگ کے علاقے اس نے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں اور ترکی اور عراق اور ایران کے خلاف وہ منصوبے کرتا رہتا ہے۔ پس یہ دونوں طاقتیں اس وقت اپنی ظاہری تدبیروں اور مذہبی مخالفتوں کی وجہ سے ابولہب کہلانے کی مستحق ہیں۔ ....

اس سورہ سے پتہ لگتا ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ ان دونوں فتنوں کو دور کر دے گا نہ مغربی جمہوریت کے اشتعال پسند لوگ محفوظ رہیں گے۔ نہ اس کے مقابل کی مشرقی طاقت کے اشتعال پسند لوگ محفوظ رہیں گے۔ پھر فرماتا ہے کہ باوجود بچنے کی ساری تدبیروں کے انکو کسی جنگ میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ جو بڑی شعلوں والی ہو گی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شائد کسی وقت ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی جنگ ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو جیسا کہ قرآن شریف کی آیات سے پتہ لگتا ہے، عذاب ٹل بھی جایا کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور سچی توبہ اور استغفار سے کام لیں تو یہ عذاب ٹل بھی سکتا ہے ضروری نہیں کہ اسی شکل میں آئے ممکن ہے کہ ایٹم بم کی جگہ اسلام کی مخالفت اور مقابلہ کی صورت میں ہی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ چہارم صفحہ ۱۱۹)

ذی مقدرت احباب کی خدمت میں اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانے درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے۔ مدرسوں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر یہ کر منقطع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے والدین اور ان کی آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو کھل رہا ہے۔ اور اس میں علاوہ پرائمری اور مڈل پاس طلباء کے میٹرک اور بی۔اے پاس طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں تا کہ ان کو جلد سے جلد تیار کروا کر میدان تبلیغ میں بھجوایا جا سکے۔ (وکیل التعلیم)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

یہ آیتیں سورۃ انفال کی ہیں اور جنگِ بدر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقاً من المومنین لکرھون۔ یجادلونک فی الحق بعد ما تبین کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون ۰ (سورہ انفال آیت ۶) فرماتا ہے کہ چونکہ تیرے رب نے تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا تھا اور مومنوں میں سے ایک فریق اسے ناپسند کرتا تھا وہ تجھ سے حق کے معاملہ میں بحث کرتے ہیں بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اس بحث میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور موت ان کو سامنے نظر آ رہی ہے۔ ان آیات کے متعلق جو

سوال پیدا ہوتا ہے

وہ یہ ہے کہ صحابہؓ حق کے کھل جانے کے بعد کس طرح بحث کر سکتے تھے۔ اور ان کو حق کی طرف جانا موت کیوں معلوم ہوتا تھا۔ اور کیوں یہ کہا گیا ہے کہ ان کو اپنے سامنے موت نظر آ رہی تھی یہ معنے تو صحابہؓ کی شان کے بالکل خلاف ہیں۔ کیونکہ صحابہؓ نے دین کے لئے جو قربانیاں کیں اور اپنی جان۔ مال اور عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحابہؓ حق کو قبول کرنے سے جی چراتے تھے اور حق کی طرف جانا ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نعوذ باللہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور موت ان کو سامنے نظر آ رہی ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ صحابہ جنگ کو ناپسند کرتے اور اس سے جی چراتے تھے یہ معنے بھی ایسے ہیں جو صحابہؓ کی تنقیص کرنے والے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک ناپسندیدگی کا سوال ہے ایک مومن کبھی جنگ اور کشت و خون کو پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ جنگ و جدال اور شرارت اور فساد کو چھوڑ کر صلح کرے لیکن

اگر کوئی ایسا موقعہ آجائے

کہ جنگ ناگزیر ہو جائے تو مومن جیسا بہادر اور نڈر بھی کوئی نہیں ہوتا اور وہ موت کی کبھی پرواہ نہیں کرتا بلکہ وہ موت کو اپنے لئے خوشی کا موجب سمجھتا ہے اور یہی حالت صحابہؓ کی تھی ہمیں تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ جنگوں میں اس طرح جاتے تھے کہ ان کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنگ میں شہید ہونا ان کے لئے عین راحت اور خوشی کا موجب ہے اور اگر ان کو لڑائی میں کوئی دکھ پہنچتا تھا تو وہ اس کو دکھ نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ سکھ خیال کرتے تھے چنانچہ صحابہؓ کے کثرت کے ساتھ اس قسم کے واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی راہ میں مارے جانے کو ہی اپنے لئے عین راحت محسوس کیا مثلاً وہ حفّاظ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وسط عرب کے ایک قبیلہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجے تھے۔ ان میں سے حرام بن ملحان اسلام کا پیغام لیکر

قبیلہ عامر کے رئیس

عامر بن طفیل کے پاس گئے اور باقی صحابہؓ پیچھے رہے شروع میں تو عامر بن طفیل اور اس کے ساتھیوں نے منافقانہ طور پر ان کی آؤ بھگت کی لیکن جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے ایک خبیث کو اشارہ کیا اور اس نے اشارہ پاتے ہی حرام بن ملحان پر پیچھے سے نیزہ کا وار کیا اور وہ گر گئے گرتے وقت ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ اللہ اکبر فزت ورب الکعبۃ یعنی مجھے کعبہ کے رب کی قسم میں نجات پا گیا۔ پھر ان شریروں نے باقی صحابہؓ کا محاصرہ کیا اور ان پر حملہ آور ہو گئے اس موقعہ پر

حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام

عامر بن فہیرہؓ جو ہجرت کے سفر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان کے متعلق ذکر آتا ہے بلکہ خود ان کا قاتل جو بعد میں مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنے مسلمان ہونے کی وجہ ہی یہ بیان کرتا تھا کہ جب میں نے عامر بن فہیرہؓ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا فزت واللہ یعنی خدا کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا ہوں۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ صحابہؓ کے لئے موت بجائے رنج کے خوشی کا موجب ہوتی تھی۔ اسی طرح ایک اور صحابیؓ کا واقعہ تاریخوں میں آتا ہے ان کا نام ضرارؓ تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو جنگیں ہوئیں ان میں سے ایک جنگ میں یہ صحابی شریک ہوئے

عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ تھا

ایک عیسائی جرنیل جو بڑا بہادر اور جنگجو مشہور تھا اس نے مبارزطلبی میں مسلمانوں کے دو آدمی مار دیئے تھے اس وقت لڑائی میں یہ رواج تھا کہ فریقین کے بہادر فرداً فرداً نکلتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے اس مقابلہ کو مبارزطلبی کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک فریق کا کوئی آدمی میدان میں آ جاتا تھا اور وہ دوسرے فریق کے کسی نامی بہادر کو چیلنج دیتا تھا۔ ان دونوں میں سے جو شخص جیت جاتا تھا اس کی قوم خوشی کے نعرے لگاتی تھی۔ جب عیسائی جرنیل کے ہاتھوں مبارزطلبی میں دو آدمی شہید ہو چکے تو حضرت ضرارؓ اس کے مقابلہ کے لئے نکلے یہ چوٹی کے جرنیلوں میں سے تھے اور بڑے دلیر اور بہادر تھے جب یہ مقابلہ کے لئے نکلے تو

مسلمانوں نے خیال کیا

کہ اب یہ عیسائی جرنیل سے بدلہ لے لیں گے اور عیسائی جرنیل کا جو رعب قائم ہو چکا ہے وہ جاتا رہے گا۔ مگر جب ضرارؓ اس عیسائی کے سامنے پہنچے تو ابھی مقابلہ شروع نہیں ہوا تھا کہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے اسلام کی زندگی اور صداقت کیلئے نمونہ کے طور پر بھیجا گیا ہے

"دیکھو اور غور سے سنو! یہ صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد ہونے نہیں دیتا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں اس کے برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں۔ کوئی عیسائی نہیں جو یہ دکھا سکے کہ اس کا کوئی تعلق آسمان سے ہے۔ وہ نشانات جو ایمان کے نشان ہیں اور مومن عیسائی کے لئے مقرر ہیں۔ کہ اگر پہاڑ کو کہیں تو جگہ سے ٹل جاوے۔ اب پہاڑ تو پہاڑ کوئی عیسائی نہیں جو ایک الٹی ہوئی جوتی کو سیدھا کر دکھاوے۔ مگر میں نے اپنے پر زور نشانوں سے دکھایا ہے اور صاف صاف دکھایا ہے کہ زندہ برکات اور زندہ نشانات صرف اسلام کے لئے ہیں۔ میں نے بے شمار اشتہار دیئے ہیں اور ایک مرتبہ سولہ ہزار اشتہارات شائع کئے۔ اب ان لوگوں کے ہاتھ میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جھوٹے مقدمات کئے اور قتل کے الزام دیئے اور اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصوبے گانٹھے مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے ہماری ذلّت چاہی اسی ذلّت سے ہمارے لئے عزت نکلی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء دیکھو۔ اگر کلارک کا مقدمہ نہ ہوتا تو ابرّاء کا الہام کیونکر پورا ہوتا۔ جو مقدمہ سے بھی پہلے سینکڑوں انسانوں میں شائع ہو چکا تھا۔ یہ اسلام ہی ہے جس کے ساتھ معجزات اور نبوت ہیں۔ اسلام دوسرے چراغ کا محتاج نہیں۔ بلکہ خود ہی چراغ ہے۔ اور اسکے ثبوت ایسے اجلیٰ بدیہیات ہیں کہ ان کا نمونہ کسی مذہب میں نہیں۔ غرض اسلام کی کوئی تعلیم ایسی نہ ہوگی جس کا نمونہ موجود نہ ہو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳-۴۴)

کہا کہ آپ اپنے خیمے میں آ گئے۔ وہ چونکہ مسلمانوں کے چوٹی کے جرنیل تھے اور بڑے بہادر اور آزمودہ کار تھے ان کے اس طرح بھاگنے سے مسلمانوں کو بڑی ذلت محسوس ہوئی اور وہ حیران و ششدر رہ گئے کہ اتنا بڑا بہادر بغیر مقابلہ کے بھاگ آیا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں کے کمانڈر نے ایک شخص کو دوڑایا کہ بھاگ کر ان سے پوچھے کہ ان کے بھاگنے کی کیا وجہ ہے۔ وہ شخص جب خیمہ کے پاس پہنچا تو حضرت ضرار رضی خیمہ سے نکل رہے تھے۔ اس شخص نے جاتے ہی ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا کہ اس طرح بغیر لڑائی کے بھاگ آئے تمام اسلامی لشکر پر

سکتہ کا عالم طاری ہے

اور آپ کے اس طرح بھاگ نکلنے نے مسلمانوں کو سخت بے چینی اور اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ سنکر حضرت ضرار رضی مسکرائے اور انہوں نے کہا شاید تم لوگوں نے یہ سمجھا ہوگا کہ میں موت سے ڈر کر بھاگ آیا ہوں۔ خدا کی قسم ہرگز نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ عیسائی جرنیل جو بڑا جری اور بہادر مشہور ہے اس نے ہمارے دو آدمی مار دیئے ہیں اس کے بعد میں اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور اس کے سامنے پہنچا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے زرہ پہنی ہوئی ہے یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے نفس کو ملامت کی کہ تو نے زرہ پہن رکھی ہے تو خدا تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا۔ جب خدا تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ ضرار کیا تم موت سے اتنے ڈرتے تھے کہ تم نے زرہ پہن لی تھی تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا۔ اس لئے میں وہاں سے بھاگا کہ جا کر زرہ اتار آؤں۔ چنانچہ اب میں زرہ اتار کر مقابلہ کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اگر میں مارا جاؤں تو خدا تعالیٰ کو کہہ سکوں کہ مجھے آپ سے ملنے کا اس قدر شوق تھا کہ میں نے جنگ میں مقابلہ کے وقت زرہ بھی اتار دی تھی اسی طرح

حضرت خالدؓ بن ولید

کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب وہ فوت ہونے لگے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ زار زار رو رہے تھے کسی نے ان سے کہا خالدؓ! یہ آپ کے رونے کا کونسا موقعہ ہے۔ آپ نے اسلام کی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں اور قابل قدر قربانیاں کی ہیں اور یہ موقعہ آپ کے رونے کا نہیں بلکہ اس وقت تو آپ خدا کے پاس جا رہے ہیں آپ کو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ خدا تعالیٰ سے انعامات پائیں گے حضرت خالدؓ نے یہ سن کر جواب دیا میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میں اس دنیا کو چھوڑنے لگا ہوں یا موت سے ڈر رہا ہوں۔ بلکہ میرے رونے کی اور ہی وجہ ہے ذرا میری دائیں ٹانگ سے پاجامہ اٹھا کر دیکھو کیا کوئی جگہ ایسی نظر آتی ہے جہاں تلواروں کے نشان نہ ہوں۔ اس شخص نے پاجامہ اٹھا کر دیکھا اور کہا آپ کی ساری ٹانگ ہی زخموں کے نشان ہیں۔ خالدؓ نے کہا اب میری بائیں ٹانگ بھی دیکھو

کیا کوئی جگہ ایسی ہے

جہاں تلوار کے نشان نہ ہوں۔ اس نے پاجامہ اٹھایا اور دیکھ کر کہا واقعی اس ٹانگ پر بھی کوئی جگہ زخموں سے خالی نہیں ہے۔ خالدؓ نے کہا اچھا اب تم میری پیٹھ سے کپڑا اٹھا کر دیکھو کیا کوئی جگہ زخموں سے خالی نظر آتی ہے اس نے پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور دیکھ کر کہا۔ نہیں کوئی جگہ خالی نہیں۔ خالدؓ نے کہا اب میری چھاتی سے کپڑا اٹھا کر دیکھو کیا کوئی جگہ زخموں سے خالی ہے۔ اس نے کپڑا اٹھایا اور دیکھ کر کہا نہیں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تلوار کے نشان نہ ہوں اس پر خالدؓ اور بھی زیادہ زور سے رونے لگ گئے اور پھر انہوں نے اسی حالت میں روتے ہوئے کہا کہ میں نے شہادت کے شوق میں اپنے آپ کو اسلامی جنگوں میں ہر خطرناک مقام پر کھڑا کیا جس جگہ بھی زور کا رن پڑتا میں دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ جاتا اور میری ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ میں لڑتے لڑتے

اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید

ہو جاؤں۔ مگر نہ معلوم میری کون سی شامت اعمال تھی کہ جس کے نتیجہ میں میں شہادت سے محروم رہا۔ میرے جسم پر ایک انچ جگہ بھی ایسی نہیں جہاں تلواروں کے نشان نہ ہوں مگر باوجود اس کے کہ میں ایسی بے جگری سے لڑا اور باوجود اس کے کہ میری خواہش تھی کہ میں شہید ہو جاؤں آج یہ حالت ہے کہ بجائے میدان جنگ کے میں بستر پر پڑا جان دے رہا ہوں اور یہی چیز ہے جو مجھے رلا رہی ہے۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کیا کوئی شخص یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ صحابہ رضی موت سے ڈرتے تھے۔ (باقی)

اسلام کی نشاۃ ثانیہ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے

(از مکرم چوہدری عبد المنان صاحب شاہد مربی مقیم نخلی پور ضلع مظفر گڑھ)

بعض مسلمان بڑی تاب سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ساری دنیا میں اسلام کے پھیلانے کا فریضہ ان کے ذریعہ سرانجام پائے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی یہ مبارک تمنا اور آرزو محض آرزو بن کر رہ جاتی ہے کوئی عملی صورت اختیار نہیں کرتی۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان کی ناکامی کی وجہ کیا ہے؟

حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ احمد سرہندیؒ اور حضرت سید ہجویری داتا گنج بخش صاحبؒ اور حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے یکہ و تنہا گھروں سے ہجرت کر کے مختلف جگہوں پر اسلام کے پودے لگائے۔ سوال یہ ہے کہ آج مسلمان ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں احمدیت کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی ترقی و سربلندی اسلام کی صداقت عزت اور عظمت کو بام بلند تک پہنچانے کے لئے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "امام مہدی" اور "مسیح موعود" بلکہ موعود کل اقوام عالم کے طور پر مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے۔ اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے"

(برکات الدعا صفحہ 19)

آپؑ نے دنیا میں آکر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور نشانات الٰہیہ کے ذریعہ اسلام کی صداقت اور حقیقت کو دنیا پر ثابت کیا مسلمانوں کے اور خلاف اسلام عقائد کی تصحیح فرمائی اور غیر مذاہب کے مقابل پر اسلام و قرآن مجید کی عالمگیر تعلیمات اور روحانی تاثیرات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچائے۔ مختلف جگہوں پر اسلامی نظام کے قیام اور ترقی کے بیج بوئے اور فرمایا کہ:۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 65)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ اب اسلام کی کامل فتح اور عالمگیر ترقی میرے ہاتھ پر مقدر ہے ؎

منم مسیح ببانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد۔
مقدر است کہ روزے برین ادیم زمین
ہزار ہا دل و جاں بہر اسم فدا باشد۔

یعنی میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں کہ میں مسیح ہوں اور میں اس بادشاہ کا خلیفہ ہوں جو آسمان پر ہے یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ ایک دن اس روئے زمین پر ہزاروں جان و دل میری راہ پر قربان ہوں گے۔

دنیا نے مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں کس طرح جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت فرمائی اور اس کی تھوڑی سی ساعی کیسے عمدہ ثمرات کی حامل ہوئی اور اس کے کتنے اعلیٰ نتائج برآمد ہوئے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے مامور کی قائم کی ہوئی جماعت ہے۔

پس ہر وہ شخص جس کے دل میں آگ لگی ہوئی ہو کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی طور پر عزت و شان قائم ہو اور ہر جگہ اسلام کا بول بالا ہو اور تمام مسلمان اسلامی تعلیم، عقائد اور افعال و کردار کا بہترین نمونہ ہوں اور جن کے سینہ میں جوش شعلہ زن ہو کہ وہ خدمتِ اسلام بجا لا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں ان پر واجب ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو کر تبلیغ اسلام کے لئے کوشش کریں۔ اس کے بغیر اشاعت اسلام کی توفیق نمایاں طور پر نہیں مل سکتی اور نہ ہی دنیاوی اور مادی تدابیر اور اسباب اس بگڑے ہوئے زمانہ کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ عظیم الشان کام مامور من اللہ کا متقاضی ہے کسی اور کے لئے مقدر نہیں اور نہ ہی کسی کے بس کا روگ ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

لوائے ما پنہہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

یعنی ہمارا جھنڈا ہر سعید آدمی کے لئے پناہ گاہ ہے اور کھلی کھلی اور نمایاں فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہے

اس موقعہ پر اپنے مسلمان بھائیوں کے ایک تجربہ کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ ہی کی تبلیغ اور برکت سے امریکہ کے ایک مشہور صحافی مسٹر الیگزنڈر رسل وب مسلمان ہو گئے۔ ہندوستان کے چند ایک متمول مسلمانوں نے مسٹر الیگزنڈر رسل وب کے ذریعہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا مگر ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے باوجود وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گئے اس پر حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اپنے پیر و مرشد اہل اللہ حضرت پیر سید رشید الدین صاحب عرف العلم سے عرض کی کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ

اعلان

ضرورت برائے ڈرائیوران و کنڈکٹران

(۱) ایسے ڈرائیوران جن کا سول ٹرانسپورٹ کمپنی میں کم از کم تین سال کا تجربہ ہو۔ مندرجہ بالا تصدیق اور شخصی ضمانت ضروری ہے۔

(۲) ایسے کنڈکٹران جن کا سول ٹرانسپورٹ کمپنی میں کم از کم تین سال کا تجربہ ہو شخصی ضمانت کے علاوہ دو صد روپیہ نقد بطور کیش ضمانت لی جاوے گی۔ تفصیل و کوائف کمپنی کے دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

واضح رہے ان کو لائلپور سے براہ لاہور سے حافظ آباد براستہ گجرانوالہ لاہور سے بھائی پھیرو براستہ منٹگمری۔ عارف والا کام کرنا ہوگا۔

احمدیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

ہمارے اس تبلیغی مشن کو کامیاب کرے۔ چنانچہ اس تبلیغی مشن کے سرکردہ بزرگ حضرت مولانا حسن علی صاحب رضؓ تحریر فرماتے ہیں کہ

"جب حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید رشید الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ معلوم ہوا! کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی۔ اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے۔ اس بات کو سنکر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا۔ اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔ خواب میں جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضورؐ نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے۔ وہ جو کہے وہ کرو۔ صبح اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا۔ اور اگر مجھ کو امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤں گا"

(تائید حق ص۸۵-۸۶ بحوالہ رسالہ احمدی جلد ۲ ۹ ستمبر ۱۹۱۲ء)

چنانچہ واقعات نے روز روشن کی طرح حضرت پیر صاحب العلم رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کو سچا کر دکھایا کہ جب بھی جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی اور نے غیر ممالک میں تبلیغ کا کام شروع کیا وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا کام حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ مقدر کر دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ "مسیح موعود کے وقت مغرب سے طلوع آفتاب ہوگا" چنانچہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مغربی ممالک میں اسلام کا سورج طلوع ہوا۔ یعنی آپ کی قائم کردہ جماعت کے مبلغین سب ملکوں میں پھیل گئے اور انہوں نے ہر جگہ اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔ اور اسلام اور قرآن مجید اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حقانیت اظہر من الشمس کر دی اور عیسائیت اور دیگر مذاہب کا ایسا بطلان ثابت کیا کہ اب ان کو احمدی مبلغین سے بات کرنا سخت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے مشن کامیابی سے اپنا کام چلا رہے ہیں اور دنیا ان مشنوں کی کامیابی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ صرف ایک حوالہ درج کرتا ہوں (الفضل ما شہدت بہ الاعداء) پاک و ہند کے مشہور صحافی اور سیاسی لیڈر مولانا ظفر علی خاں صاحب نے اپنے اخبار زمیندار میں لکھا کہ:-

"گھر بیٹھکر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں کیا ندوۃ العلماء۔ دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا وقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عظمت کا فقدان ہے فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے"

(زمیندار، ستمبر ۱۹۳۷ء)

آج تک جو کام جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ تو دنیا پر ظاہر ہو چکا ہے۔ آئندہ زمانہ میں غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور اشاعت اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بیان فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔۔۔۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تذکرہ)

پس ابھی وقت ہے کہ اسلام کا درد اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے مسلمان بھائی جماعت احمدیہ کے ساتھ منسلک ہو کر اپنی جان اور مال کے ذریعہ خدمات دینیہ بجا لانے کا شرف حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے گا کہ تمام دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائیگی۔ پھر یہ مبارک موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ:

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

یعنی آج کے دن میری قوم میرا مقام اور مرتبہ نہیں پہچانتی۔ مگر ایک وقت آئے گا کہ وہ رو رو کر میرے اس مبارک وقت کو یاد کریگی۔

مخلوق خدا کو ہدایت اور خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر موقوف ہے اس لئے آخر پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ

"اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے رہنما! جیساکہ تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے۔ ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔

اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔

توکلنا علیک ولاحول ولاقوۃ الا بک وانت العلی العظیم"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۲۱۳-۲۱۴)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مجھے کئی دنوں سے درد گردہ کی تکلیف ہے بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ خاکسار سید محمود رفیق کارکن دفتر آبادی — ربوہ

۲۔ میرے والد صاحب عرصہ تین سال سے فالج میں مبتلا ہیں۔ اب ان کی حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

خاکسار حافظ عبدالرشید معلم
چک ۹ شمالی ضلع سرگودہا

۳۔ میرا بھائی محمد ابراہیم عرصہ دو ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ)

۴۔ میری عزیز بچی محسنہ متعلمہ سیکنڈ ایر گورنمنٹ کالج فار ویمن راولپنڈی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے حالت پریشان کن ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے [illegible] (... راولپنڈی)

شوریٰ کیلئے تجاویز اور صدارت کیلئے مجوزہ اسماء سے جلد مطلع فرمائیے - قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ

سچائی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راستگوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راستگو نہیں ٹھہر سکتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اعلانات

۱- بی اے / بی ایس سی (فائنل - اولڈ سکیم) کے امتحانات

یہ امتحانات یکم ستمبر سے شروع ہو رہے ہیں۔ نہ کہ سات ستمبر سے (پ-ٹ ۱۶/۸/۶۱)

۲- گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن وانٹن لاہور

داخلہ ۶۲-۱۹۶۱ء - مرد طلبہ سینئر ڈپلومہ کورس ۶/۹/۶۱ - جونیئر ڈپلومہ کورس ۷/۹/۶۱ - درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰/۸/۶۱ تک بنام پرنسپل۔ (پ-ٹ ۱۶/۸/۶۱)

۳- ہیلے کالج آف کامرس

سرٹیفکیٹ ان کامرس (ایوننگ کلاس) - شرط داخلہ میٹرک - درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل ۲۸/۸/۶۱ تک - انٹرویو ۲۹/۸/۶۱ - فارم و پراسپکٹس دفتر کالج سے ۲۵ پیسے میں (پ-ٹ ۱۸/۸/۶۱)

۴- ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ورک

سہ سالہ ڈگری کورس بیچلر آف سوشل ورک بشرطیکہ انٹرمیڈیٹ سیکنڈ کلاس مجوزہ فارم میں درخواستیں ۲/۹/۶۱ تک۔ (پ-ٹ ۱۸/۸/۶۱)

۵- گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر سمن آباد لاہور

انٹرویو ۲۴/۸/۶۱ کی بجائے ۲۸/۸/۶۱ کو (پ-ٹ ۱۸/۸/۶۱)

۶- ڈیمانسٹریٹرس گورنمنٹ کالجز

مضامین - فزکس کیمسٹری - باٹنی - زوالوجی - تنخواہ ۲۰۰-۱۰-۳۵۰ - شرائط بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن - عمر ۲۸ سال تک - درخواستیں ۳۱/۸/۶۱ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن حیدرآباد ریجن کراچی (پ-ٹ ۲۲/۸/۶۱)

ناظر تعلیم - ربوہ

امتحان رسالہ "راہِ ایمان" ۱۰ ستمبر کو منعقد ہوگا

تمام احمدی بچیاں اس امتحان میں شامل ہوں

ناصرات الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ "راہِ ایمان" مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا امتحان مورخہ ۱۰ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

رسالہ کا پہلا حصہ (۴۰ صفحات) دس سال سے کم عمر کی بچیوں کے لئے مقرر ہے اور دس سال سے زیادہ عمر کی بچیاں پورے رسالہ کا امتحان دیں گی۔

تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں تمام احمدی بچیوں کو اس امتحان میں شامل کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بچی بھی ایسی نہ رہے جو اس امتحان میں شامل نہ ہو۔

رسالہ "راہِ ایمان" دس آنے فی نسخہ کے حساب سے (ڈاک خرچ علیحدہ) شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بندہ کا بھتیجا رشید محمود احمد کافی دنوں سے بیمار ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد ہیڈ ماسٹر ڈی سی مڈل سکول چک ۳۴ ضلع گجرات)

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۷/۱۷

(الغایتہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۱ء)

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ جات	وصولی	وصولی فیصد
۱	بہاول پور ڈویژن	۵,۱۶۸	۳,۶۶۱	۷۱%
۲	ضلع جہلم	۴,۳۱۸	۲,۷۴۰	۶۳%
۳	" جھنگ	۵۶,۵۷۰	۲۸,۵۹۲	۵۱%
۴	" ڈیرہ غازیخاں	۱,۶۸۹	۶۲۲	۳۷%
۵	" راولپنڈی	۱۴,۷۳۳	۳,۳۵۶	۲۳%
۶	" سرگودھا	۲۱,۵۰۰	۱۲,۲۴۶	۵۷%
۷	" سیالکوٹ	۲۲,۶۸۳	۹,۴۹۳	۴۲%
۸	" شیخوپورہ	۱۴,۳۲۱	۶,۳۲۰	۴۴%
۹	" کیمل پور	۴,۸۱۶	۳,۷۴۷	۸۰%
۱۰	" گوجرانوالہ	۱۱,۴۳۱	۵,۹۳۰	۵۲%
۱۱	" گجرات	۹,۸۵۳	۵,۸۵۰	۵۹%
۱۲	" لاہور	۳۸,۶۵۰	۲۶,۷۲۱	۶۹%
۱۳	" لائلپور	۲۰,۹۴۷	۱۳,۷۱۳	۶۵%
۱۴	" منٹگمری	۱۲,۵۹۶	۸,۲۶۰	۶۸%
۱۵	" ملتان	۱۲,۶۰۹	۷,۸۰۶	۶۲%
۱۶	" مظفرگڑھ	۱,۳۴۳	۳۶۶	۲۷%
۱۷	" میانوالی	۴۳۸	۵۴۴	سو فیصدی سے زائد
۱۸	آزاد کشمیر	۱,۴۹۲	۵۵۷	۳۷%
۱۹	حیدرآباد ڈویژن	۱۸,۶۰۵	۱۰,۹۳۹	۵۹%
۲۰	خیرپور "	۱۱,۹۱۶	۱۰,۰۱۶	۸۴%
۲۱	سابق سرحد	۱۴,۸۳۶	۹,۷۱۹	۶۶%
۲۲	کوئٹہ ڈویژن	۹,۳۹۱	۶,۰۵۰	۶۴%
۲۳	کراچی	۸۰,۲۴۲	۴۱,۶۶۹	۵۱%
۲۴	مشرقی پاکستان	۱۶,۱۵۵	۷,۲۸۵	۴۵%
	میزان کل وعدہ جات وصولی	۴,۰۵,۸۰۲	۲,۲۶,۱۰۳	۵۶%

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ

مرکزی تربیتی کلاس

۱ - یہ کلاس ۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک ربوہ میں ہوگی۔

۲ - ہر مجلس کم سے کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائے۔ خصوصاً ایسی مجالس جن کے اراکین کی تعداد ۴۰ یا اس سے زائد ہو۔

۳ - کلاس میں شامل ہونے والا نمائندہ تعلیم یافتہ ہو۔ کم سے کم مڈل پاس ضرور ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو اور تعلیم کے دوران میں نوٹس لے سکتا ہو۔

۴ - آٹھ کاپیاں - قلم یا پنسل - ایک پلیٹ ایک گلاس یا مگ ساتھ لائیں۔

۵ - موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ضروری ہے۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ امۃ الودود جو پانچ سال کے بعد کمپالہ (مشرقی افریقہ) سے ملنے کے لئے آئی تھی اس کا سب سے چھوٹا بچہ عزیز عبدالرؤف بعمر ایک سال مورخہ ۱۹/۸/۶۱ کو بوقت ۶ بجے شام صرف پانچ دن بیمار رہ کر مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ کو یہ دوسرا سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ۱۲/۶۱ کو اس کا شوہر عزیز عبداللطیف صاحب ابن شیخ عبدالغنی صاحب آف کمپالہ ایک کار کے حادثہ میں وفات پا گئے تھے۔ دو بچے (ایک لڑکا اور لڑکی) اپنے بوڑھے دادا دادی کے پاس وہیں کمپالہ میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم عزیزم مرحوم کے بوڑھے والدین اور عزیزہ امۃ الودود کو اپنے فضل سے خارق عادت صبر و تسکین عطا کرے اور ان بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو اور آئندہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(بشیر احمد بٹ احمد کمرشل کالج کشمیری بازار - راولپنڈی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر مقبرہ بہشتی کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۷۱:- میں سارہ بی بی زوجہ صوفی محمد اسماعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۲۵ ساکن چک ۲۷۷ ر ب ڈاک خانہ براستہ پکا انا ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ رجولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ بتیس ۳۲/- روپے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ ۲۔ زرعی اراضی موازی ایک بیگھہ نہری قیمتی مبلغ ۱۲۵۰/- روپیہ ہے۔ ۳۔ ایک راس بھینس قیمتی مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ اس کل رقم ۱۶۸۲/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور زمین کی جو بھی ... آمدنی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتی رہوں گی۔ ۴۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر ... جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۵۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

المرقوم ۹ رجولائی ۱۹۶۱ء۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا سارہ بی بی زوجہ صوفی محمد اسماعیل صاحب۔

گواہ شد:- سید احمد ... جماعت احمدیہ لائلپور ۹/۷/۶۱۔

گواہ شد:- صوفی محمد اسماعیل خاوند موصیہ پریذیڈنٹ جماعت ۲۷۷ ر ب سینٹلا براستہ پکا انا ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۶۲۷۸:- میں صوفی محمد اسماعیل ولد میاں میراں بخش قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ... ساکن ۲۷۷ ر ب سینٹلا ڈاکخانہ خاص براستہ پکا انا ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ زرعی زمین تقریباً چھ ایکڑ درجہ دوم نہری ہے۔ جس کی کل قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ اسی زمین کی آمدنی پر میرا گزارہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ المرقوم مورخہ ۹/۷/۶۱

العبد:- صوفی محمد اسمٰعیل بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۷۷ ر ب سینٹلا ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- سعید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مربی جماعت احمدیہ لائلپور ۹/۷/۶۱

گواہ شد:- فضل محمد بقلم خود ... جماعت احمدیہ ۲۷۷ ر ب سینٹلا ضلع لائلپور۔

تلاش گمشدہ

مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۱ء سے میرا لڑکا مجید احمد عرف اللہ دکھا ولد رحیم بخش گم ہے۔

حلیہ یہ ہے:-

رنگ گندمی۔ عمر ۱۲ سال۔ رخسار پر زخم کا نشان۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں

رحیم بخش چک نمبر ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بعض ضروری ہدایات

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ منعقد ہوگا

اس اجتماع کے سلسلے میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لجنات کو چاہیئے کہ ان کے مطابق ناصرات کی پوری تیاری کرائیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

۱۔ کوشش کی جائے کہ جہاں جہاں سے بھی لجنات اجتماع میں شامل ہوں وہ اپنے ساتھ ہی ناصرات کو بھی ضرور لائیں۔

۲۔ تلاوت قرآن پاک۔ درثمین کی نظموں اور تقریروں کا مقابلہ ہوگا۔

تلاوت:- چھوٹے گروپ سے پہلے پانچ پاروں میں سے اور بڑے گروپ سے آخری پانچ سپاروں میں سے سنا جائے گا۔

تقاریر:- تقاریر کے لئے ۱۰ سال سے کم عمر کی بچیوں کے لئے عنوانات یہ ہوں گے (۱) نماز کے آداب (۲) احمدی بچیوں کے اخلاق (۳) ہمارا رسولؐ (۴) اطاعت۔

دس سال سے چودہ سال کی بچیوں کے لئے (بڑا گروپ) تقریری مقابلہ کے عنوانات یہ ہوں گے (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایک پیشگوئی (۲) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۳) اپنے عملی نمونہ سے ہم کس طرح احمدیت کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

۳۔ اس دفعہ بیت بازی کا بھی ایک مقابلہ ہوگا۔ مگر اشعار صرف درثمین۔ کلام محمود اور در عدن میں سے پڑھے جائیں گے۔

۴۔ اجتماع کے ایام میں دینی معلومات کے تحریری مقابلہ کا کوئی امتحان نہیں ہوگا۔ بلکہ ۱۰ ستمبر کو رسالہ "راہ ایمان" کا جو امتحان ہو رہا ہے اس کی سندات ... اور انعامات وغیرہ تقسیم ہوں گے۔

۵۔ بڑے گروپ کے لئے مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے (۱) پیغام رسانی (۲) سیدھی دوڑ (۳) جھنڈا جنگ (۴) چاٹی دوڑ۔ ذہانت کے بھی کچھ ٹیسٹ ہوں گے چھوٹے گروپ کے لئے یہ کھیلیں ہوں گی (۱) تین ٹانگوں کی دوڑ (۲) رسی کودتے ہوئے دوڑنا (۳) پیغام رسانی۔ جھنڈا جنگ۔

۶۔ ناصرات کے سالانہ اجتماع کا چندہ حسب استطاعت کم سے کم دو آنے فی کس ہے یہ چندہ تمام ناصرات سے جمع کروا کے جلد بھجوا دیا جائے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ

ماہوار رپورٹیں اور قیادت خدمت خلق

مجالس انصار اللہ کی طرف سے اب تک مرکز میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں اکثر رپورٹیں ایسی ہیں جن میں خدمت خلق کے خانہ کے نیچے کسی کارگزاری کا ذکر نہیں۔ ایسی صورت میں مرکز کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ مرکز سے اس سال کے لئے جاری شدہ ہدایات پر کس حد تک اور کس رنگ میں ... ہے؟ اس سلسلہ میں جو کام بھی کیا جائے وہ رسمی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ان جاری شدہ ہدایات کی روشنی میں سرانجام ... چاہیئے۔ اس طرح وحدت اور یکجہتی کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

(قائد ... خدمت خلق)

دعائے مغفرت

عزیزم ظریف احمد اقبال مورخہ ۱۹/۸/۶۱ بوقت شام پانی میں ڈوب کر وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(قاضی نصیر الدین بمقام اونو والی ضلع گوجرانوالہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

روس میں تمام دفاعی ضروریات ایٹمی اسلحہ سے پوری کی جا رہی ہیں

کئی ممالک میں روس بھاری ایٹمی سٹیشن بنا رہا ہے

پروفیسر واسلی ایملیانوف کا انکشاف

ماسکو ۲۸ راگست۔ روس کی سرکاری ایٹمی کمیٹی کے صدر پروفیسر واسلی ایملیانوف نے "ازوستیا" میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ روس میں دفاعی انتظامات کی تمام ضروریات اب ایٹمی قوت ہی سے پوری کی جا رہی ہیں روس میں ایٹمی قوت اس کے ساتھ ہی ایک ممتاز کمیونسٹ معاشرے کی تعمیر کے لئے بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

مسٹر واسلی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ روس کی تمام بحری سرحدوں کی حفاظت کے لئے جو آبدوزیں متعین ہیں وہ ساری کی ساری ایٹمی قوت سے چل رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ روس نے دوربخ اور بلو آرسک دو مقامات پر نہایت اہم ایٹمی مرکز قائم کر لئے ہیں۔ روس اب چیکوسلواکیہ میں ڈیڑھ لاکھ کلوواٹ کا ایٹمی سٹیشن اور مشرقی جرمنی میں ستر ہزار کلوواٹ کا ایٹمی سٹیشن تعمیر کرنے میں مدد دے رہا ہے روس نے ایٹمی قوت کی پیداوار کے طریقوں میں بھی اب تک نمایاں تبدیلیاں کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ روس میں اولین نیوٹرون ری ایکٹر کی تعمیر کی بدولت ایٹمی قوت کے لئے ضروری مختلف اجزاء کو ایک دوسرے میں تبدیل کرنے کا زبردست کام بھی شروع ہو گیا ہے جس سے ایٹمی ایندھن حاصل کرنے کی راہ میں بڑی آسانیاں ہو گئی ہیں۔ اب روسی سائنسدان کسی درمیانی واسطے کے بغیر ہی ایٹمی قوت کو براہ راست برقی قوت میں تبدیل کرنے کے طریقے اختیار کر رہے ہیں +

کراچی ۲۸ راگست انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوئیکارنو ۲۹ راگست کو صبح چار بج کر ۲۵ منٹ پر بلغراد جاتے ہوئے کراچی سے گزریں گے۔

درخواست دعا

میری چچا زاد بہن آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ایزد بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس کئی ہفتوں سے منٹگمری میں علیل ہیں علالت اب زیادہ موجب تشویش ہو رہی ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ہمشیرہ محترمہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عزیز احمد نائب ناظر بیت المال)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴